بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱) — کسی مسلمان شخص کا اہلِ کتاب عورت سے نکاح بغیر عذرِ شدید کے مکروہ اور بہت سے مفاسد پر مشتمل ہے، اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح کرنے کو احتیاط کے پیشِ نظر منع فرمادیا تھا، جبکہ وہ خیر القرون کا زمانہ تھا اور موجودہ زمانہ فتنہ فساد کا زمانہ ہے۔ تاہم دو شرائط کی موجودگی میں مسلمان مرد کا اہلِ کتاب عورت سے نکاح جائز ہوگا۔

(الف) وہ عام اقوام یورپ کی طرح صرف نام کی کتابیہ اور حقیقۃً لامذہب نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے وجود کی قائل ہو اور اپنے مذہب کے اصول کو مانتی ہو اگرچہ اسکا عمل اسکے خلاف ہو۔

(ب) وہ اصل سے کتابیہ ہو، اسلام سے مرتد ہو کر عیسائی یا یہودی نہ بنی ہو۔

لما فی الدر المختار ۳/۴۵ ایچ ایم سعید

(وصح نکاح کتابیة) وان کرہ تنزیھاً (مؤمنة بنبی) مرسل (مقرة بکتاب) منزل وان اعتقدوا المسیح الٰھاً۔

دار الافتاء

وفی الھدایة ۳/۱۶ المکتبة البشریٰ

ویجوز تزویج الکتابیات؛ لقوله تعالیٰ: "والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب" أی: العفائف، ولا فرق بین الکتابیة الحرة والأمة علی ما نبین۔

Scanned by CamScanner